معجزۂ قلم

www.emarsiya.com

عقل اور محمدؐ

اے فیضِ خدا آ مری نصرت کیلئے آ
اے سحر بیانی مری بیعت کے لئے آ ١
اے حسنِ سخن آ مری صحبت کے لئے آ
اے نورِ فصاحت مری زینت کیلئے آ
اے نہجِ بلاغت مری امداد بہم کر
قرآں مرے افکار پہ بارانِ کرم کر

ہر ایک دعا میں مری تاثیر عطا کر
ہو لوح کا جو ناز وہ تقدیر عطا کر ٢
مجھ کو فلکِ عزم کی تسخیر عطا کر
خامہ کو مرے علم کی جاگیر عطا کر
اس ذرہِ ناچیز کو خورشید بنا دے
اے صانعِ حسنِ دو جہاں عقل رسا دے

اے خالقِ تخلیقِ سخن ذوقِ ثنا دے
اے صاحبِ عرفاں مجھے حکمت کی جلا دے ۳
اس جوشِ عقیدت کو مرے اور بڑھا دے
مداح ہوں احمدؐ کا مجھے حسنِ ولا دے
ٹکرائیں نہ اقوالِ ثنا حق کی زباں سے
الفاظ ہوں مدحت کے بھی گلہائے جناں سے

ہو صدقۂ قرآں یہ ثنا، نازِ فصاحت
مجرا کرے ہر معنیٔ مدحت کو بلاغت ۴
ہر فکر میں ندرت ہو تخیل میں نزاکت
اسلوب میں شوکت ہو تو مضموں میں نضارت
الفاظ کے موتی جھڑیں خامہ کے دہن سے
گل چننے ارم آئے مرے باغِ سخن سے

دریائے سخن میں ہو رواں آب، بقا کا
ہر فکر ہو نایاب تو اسلوب ہو عنقا ۵
ہر معنی و مفہوم میں عرفان ہو اخفا
ہر لفظ ہو روشن مرا مثلِ یدِ بیضا
ہو رشکِ جناں باغِ سخن مشکِ ولا سے
مضمون درخشاں ہو مودت کی ضیا سے

www.emarsiya.com

مہکیں مرے افکار ثنا بوئے جناں سے
خامہ کو مرے سوز ملے سازِ اذاں سے ۶
دنیائے خطابت میں طلاطم ہو بیاں سے
لفظوں کو فصاحت ملے قرآں کی زباں سے
احمدؐ کا تجھے واسطہ جولانیٔ فن دے
اے عقلِ رسا بڑھ کے مجھے نظمِ سخن دے

اے ربِ ضیا، قلبِ سخن طور بنا دے
افکار و نظر کو سحرِ طور بنا دے ۷
دل کو مرے جذباتِ عقیدت بھی سوا دے
ضو نہجِ بلاغت کی ہو، قرآں کی جلا دے
مدحت کی قدم بوسی کو جھک کر ہنر آئے
مضمون سے اللہ کی عظمت نظر آئے

وہ فقر عطا کر کہ جو ہو نازشِ شاہی
افکار پہ ہو سایۂ عرفانِ الٰہی ۸
تخلیق کی ایمان کرے پشت پناہی
قرآن بھی اقوالِ ثنا کی دے گواہی
فق کردے ثنا سے رخِ خورشیدِ ہنر کو
مدحت میں مری جلوہ نما کردے سحر کو

ہو رنگ فراست کا مری فکر و نظر پر
ہو وحیِ بصیرت بھی مرے قلب و جگر پر ۹
مشاقِ سخن بھی ہوں سوالی مرے در پر
فن سے مرے اک وجد بھی طاری ہو سحر پر
ہر حرفِ ثنا تاجِ فصاحت کا نگیں ہو
لچیں مرے اس باغ کی فردوس بریں ہو

اے چشمِ بصیرت ہو مجھے زیارتِ جنت
دنیائے فصاحت کو دکھا فن کی جزالت ۱۰
اعجاز بیانی کو دکھا عرشِ خطابت
لمعانِ طبیعت کو دکھا رنگِ صباحت
مانی کو بھی نظروں میں وہ نقشہ نظر آئے

مدحت پہ جبیں رکھنے کو مہرِ ہنر آئے

لے میرا قلم سانس خطابت کی فضا میں
اسلوب ہوں ملبوس بصیرت کی قبا میں ۱۱
رنگیں ہو زباں میری اطاعت کی حنا میں
خامہ بھی نہایا ہو ریاضت کی ضیا میں
افکار انیسی ہوں ، فرزدق کی زباں ہو
مضمونِ دبیری فنِ دعبل کا نشاں ہو

www.emarsiya.com

نقطہ ہو ہر اک قطرۂ نیساں کا سخن میں
ہو لفظ ہر اک ڈوبا ہوا مشکِ ختن میں ۱۲
بندش کا نیا طرز ہو اسلوبِ کہن میں
مضمون ہوں قرآں کے مری نظم چمن میں
ہر لفظ ہو مدحت کا مری درِ ثمیں کا
ہو نازمرا باغِ سخن ، خلدِ بریں کا

ہر حسنِ عروضی مرے مضموں میں سمائے
تعقید بھی مصرعوں میں کبھی آنے نہ پائے ۱۳
استادِ سخن بھی مری تقلید کو آئے
ہوں فرق قلم پر مرے قرآن کے سائے
الفاظ بھی مدحت کے ہوں گلہائے جناں سے
ٹکرائیں نہ اقوالِ ثنا حق کی زباں سے

اے صبح ، ملے فن کو مرے رنگ صباحت
اے ذوقِ ثنا پاؤں تخیل میں عقیدت ۱۴
اے خلقِ نبیؐ لفظوں کو دے حسنِ ملاحت
شعروں کو ملے خلدِ معلیٰ کی نضارت
عاشق ہو مرے شعروں پہ خود حسن سخن کا
ہو لفظِ ثنا میرا ہر اک، پھول چمن کا

ہوآبِ ولا سے یہ مرا دشتِ سخن نم
ہر ایک بیاں صدق تو ہر قول ہو محکم ۱۵
حشمت کی قبا پہنے ہو مضمونِ مکرم
اس مدحِ محمدؐ پہ ہو دنیائے سخن خم
مدحت کو مری عرش بریں چومنے آئے
اور گردِ قلم فطرسِ فن گھومنے آئے

ہوں مجتہدِ نظم میں قرآنِ سخن کا
حامل بنوں میں جلوۂ وجدانِ سخن کا ۱۶
میں مالک و مختار ہوں ایوانِ سخن کا
میں پلۂ متقیاس ہوں میزانِ سخن کا
لفظوں سے یہ روشن مرے دنیائے سخن ہو
اللہ مرے دل پہ تجلائے سخن ہو

مصرع ہو ہر اک نور کا دریائے محبت
ہو جامِ سخن میں مرے لبریز لطافت ۱۷
حیرت میں پڑے عرش وہ مضموں کی ہو رفعت
پھر غیب سے مل جائے مجھے عقل کی دولت
اے میرے مسیحا، مرضِ دل کی دوا کر
سرکار کی مدحت کا مجھے شوق عطا کر

www.emarsiya.com

انعام ملا حق سے مجھے عقلِ رسا کا
پایا مرے خامہ نے مزا صدق و صفا کا ۱۸
اور خو سے ہوا حسن عیاں حق کی رضا کا
کس طرح کروں شکر میں خالق کی عطا کا
مداحیِ احمدؐ کا شرف مجھ کو ملا ہے
اک پھول مودت کا مرے دل میں کھلا ہے

کی سیر تخیل نے مرے باغِ سخن کی
آئی مرے لفظوں میں چمک لعلِ یمن کی ۱۹
ہے حسنِ فصاحت کی چٹک غنچۂ فن کی
خوشبو مرے افکار میں ہے ملکِ ختن کی
شوکت بھی مرے دستِ قلم چوم رہی ہے
آ کر مرے گلشن میں ارم جھوم رہی ہے

مدحت کا ہر اک لفظ بنا ماہِ خطابت
ہر نقطۂ مدحت ہے کہ خورشیدِ بلاغت ۲۰
یہ منزلِ مقصود مری، راہِ ہدایت
یہ لطفِ خداوند یہی جائے فضیلت
اک پھول ولا کا مرے دامن میں کھلا ہے
قدرت سے عقیدت کا یہ انعام ملا ہے

پائے ہیں مرے نظم سے جنت نے نظارے
تسنیم میں دیکھو مرے مضمون کے دھارے ۲۱
ہیں لفظ مرے حوروں کی آنکھوں کے ستارے
مشاطۂ فن زلفِ سخن میری سنوارے
الفاظ کو میزانِ سخن تول رہی ہے
مدحت مری قرآں کی زباں بول رہی ہے

خوشبو مرے مضمون سے لی مشکِ ختن نے
پائی مری مدحت کی دمک لعلِ یمن نے ۲۲
لی ہے مرے افکار سے رفعت یہ گگن نے
دی خلدِ بریں کو یہ روش نظمِ سخن نے
یہ حبرِ قلم ، بحرِ ثنا جامِ ولا ہے
خامہ نے مرے آبِ بقا ڈٹ کے پیا ہے

ادراکِ معارف ، یہ ثنا عرش نگاہی
یہ نازِ مقدر ، حشمِ لا متناہی
تشکیک میں ایقان ہے یہ فقر میں شاہی ۲۳
ہے اس سے عیاں آیتِ الطافِ الٰہی
سجدہ مرے افکار کو ندرت نے کیا ہے
مدحت سے سبق بلبلِ سدرہ نے لیا ہے

www.emarsiya.com

تاویلِ عقیدت ، سندِ عقل یہ مدحت
قندیلِ فراست ہے یہ منہاجِ ہدایت ۲۴
تمثیلِ عبادت ، یہ ثنا باعثِ عزت
تحصیلِ جزالت یہ ثنا حاصلِ عظمت
جتنا بھی کروں شکرِ خداوند وہ کم ہے
یہ کلکِ رواں رحمتِ عالم کا کرم ہے

یہ مدحِ نبیؐ جوہرِ عرفانِ بشر ہے
یہ احسن الاعمال نگہبانِ بشر ہے ۲۵
میزانِ عقیدہ ہے یہ ایقانِ بشر ہے
یہ طاعتِ ربِ رفعتِ ایمانِ بشر ہے
قلبِ بشری عشق سے مشموم کیا ہے
فردوس کو انسان کا مقسوم کیا ہے

احمدؐ کی ثنا میرے لئے تاجِ حشم ہے
یہ کلکِ سخن شوکت و عظمت کا علم ہے ۲۶
یہ حق کی عبادت کے لئے پہلا قدم ہے
یہ قلب پہ مداح کے خالق کا کرم ہے
یہ اجرِ رسالت کا ، مودت کی اذاں ہے
ہر شعر پہ اک قصر کا انعامِ جناں ہے

اے عقلِ رسا آ ہے مجھے شوق ثنا کا
مدحت کیلئے حق سے میں طالب ہوں دعا کا ۲۷
یہ موجبِ تحصیل ہے خالق کی رضا کا
یہ نورِ ابد ، معرفتِ ربِ علیؑ کا
مدحت یہ دلِ روح کے کاغذ پہ رقم ہو
یہ کلکِ ثنا عقل کی رفعت کا علم ہو

ہے عقل و خرد امرِ خداوندِ دو عالم
ہر وصف سے افضل ہے مراتب میں معظم ۲۸
قرآں کے صحیفہ میں ہے یہ آیتِ محکم
انسان کے اوصاف میں یہ سب سے مقدم
شہوت پہ یہ غالب ہو تو افضل ہے ملک سے
بڑھ کر یہ نکل جاتی ہے ہر حدِ فلک سے

یہ عقل و خرد رونقِ ہنگامہِ جذبات
اسلام کی بنیاد ہے یہ اصلِ کرامات ۲۹
یہ علم و عمل معرفت و خلق کی آیات
یہ نورِ بصیرت ہے یہ خالق کی عنایات
یہ حسن ہے خامہ کا ، جزالت ہے زباں کی
کھولی ہے گرہ اس نے ہر اک رازِ نہاں کی

www.emarsiya.com

سرمایہِ دیں عقل ہے گنجینہِ مذہب
قدغن ہے تمناؤں پہ، تقویٰ کا یہ مرکب ۳۰
امید کا خورشید ہے اخلاص کا کوکب
ہے مجتہدِ عصر، فضیلت کا یہ منصب
اسلوبِ عمل عقل نے انساں کو دیا ہے
اس نے صفتِ علم کو پیمانہ کیا ہے

ہے ذکرِ خداوندِ علیٰ عقل کی فطرت
یہ ہے افقِ دل پہ مہر شوقِ عبادت ۳۱
دوزخ سے خشیت ہے یہ جنت کی بشارت
کوثر کی روانی ہے یہ تسنیم کی لذت
یہ نبضِ فراست میں رواں جوہرِ خوں ہے
بہتا ہوا یہ ایک حقائق کا جنوں ہے

انسان کا باطن بھی درخشاں ہے اسی سے
مہکا ہوا حکمت کا گلستاں ہے اسی سے ۳۲
پر نور ہدایت کا دبستاں ہے اسی سے
بہتا ہوا یہ چشمہِ ایماں ہے اسی سے
توحید و رسالت کے یہ سانچے میں ڈھلی ہے
ایقانِ ولایت کی یہ پہچان بنی ہے

یہ حق کا علم کذب و صداقت کا ہے میزاں
فرقِ حق و باطل ہے تو نیکی کی یہ پہچاں ۳۳
یہ جذبہِ احساس ہے انسان کا عرفاں
یہ علم کی انجیل ہے حکمت کا یہ قرآں
یہ قوتِ انساں ہے شعورِ ابدی ہے
ہم پلہ نبوت کی تو وصفِ صمدی ہے

یہ نورِ خداوند ہے اللہ کی طاعت
یہ چشمہ معارف کا ہے یہ درک کی قوت ۳۴
عرفان کا دریائے رواں قلزمِ حکمت
یہ زمزمہ علم ہے یہ موجِ فراست
ملبوس یہ ایسا ہے جو کہنہ نہیں ہوتا
ہو عقل اگر، علم خمیدہ نہیں ہوتا

یہ جوہرِ ادراک ہے پہچانِ حقیقت
یہ منبعِ افکار ہے انساں کی جزالت ۳۵
سرچشمہ ایقاں ہے معارف کی نضارت
یہ مالکِ کونین کی اک باطنی حجت
اس نے عمل و قول ہم آواز کیا ہے
اللہ کی قربت سے سرافراز کیا ہے

www.emarsiya.com

خالق کی طرح عقل نہاں بھی ہے عیاں بھی
جس جا یہ فضیلت ہے جو دیکھو تو وہاں بھی ۳۶
تدبیرِ عمل بھی ہے خرد علم کی جاں بھی
نیکی کی صدا ہے یہ بھلائی کی اذاں بھی
ہے علم بھی محتاجِ خرد قولِ علیؑ میں
قندیلِ ہدایت ہے خرد قولِ نبیؐ میں

انسان کو سیراب کیا آبِ بقا سے
مہکا دیا ہر قلب بصیرت کی فضا سے ۳۷
انسان کو ملبوس کیا عزمِ وفا سے
چمکایا شبِ تار کو عرفاں کی جلا سے
انسان کے قالب پہ یہ بارش ہے نظر کی
یہ ذہنِ رسا کے لئے ہے آب شرر کی

یہ خواہشِ نفسانی پہ قدغن کی ہے تلوار
یہ ظلم پہ اک ضربِ ثقل قاطعِ پندار ۳۸
کاٹا سرِ شر ، دستِ جفا کو کیا بیکار
یہ نورِ ہدیٰ، بیعتِ فاسق سے ہے انکار
اعمال کی مہمیز ہے تحریک کے دل پر
ایقان کا ناوک ہے یہ تشکیک کے دل پر

رخ کبر کے طوفان کا موڑا ہے اسی نے
دل کفر و جہالت کا بھی توڑا ہے اسی نے ۳۹
ہر چشم تعصب کو بھی پھوڑا ہے اسی نے
انسان سے انسان کو جوڑا ہے اسی نے
وہ خیر ہے جو عقل کے سائے میں ہوا ہو
وہ عقل نہیں ہوتی جو حکمت سے جدا ہو

ظلمت کا مکاں ، ظلم کا ایوان اجاڑا
دیوانِ ملوکیتِ نسیان کو پھاڑا ۴۰
عنتر کو کیا قتل تو مرحب کو پچھاڑا
در انگلیاں کر کے درِ خیبر کو اکھاڑا
یہ کفر کی قاتل ہے شجاعت کی دھنی ہے
میدان میں خندق کے خرد ضرب بنی ہے

شیطان کے حربوں سے تدبر کی بنی ڈھال
یہ حق کی خشیت ہے یہ تقویٰ کا ہے اجلال ۴۱
اس سے ہے عیاں دبدبہ و شوکت و اقبال
ضامن یہ ہدایت کی ، قبولیتِ اعمال
یہ نورِ بصیرت ہے فراست کا سبب ہے
یہ جوہرِ تقویٰ ہے نبوت کا حسب ہے

www.emarsiya.com

ہر جذبہ فرعون کو مسمار کیا ہے
آتش کدہِ کبر کو گلزار کیا ہے ۴۲
ہر بیعتِ فاسق سے بھی انکار کیا ہے
کم عقل کو عرفان سے سرشار کیا ہے
توڑا ہے تکبر کے درِ خیبرِ دل کو
ممتاز ملائک سے کیا آدمِ گل کو

یہ قاطعِ مایوسی و فرحانِ امل ہے
یہ طاعتِ رب منبع تحریکِ عمل ہے ۴۳
یہ امرِ خدائے دو جہاں نورِ ازل ہے
یہ آج کا انعام بھی اور نعمتِ کل ہے
اللہ کی بخشش ہے محمدؐ کی عطا ہے
سرمایہ انساں ہے یہ عظمت کا پتا ہے

ہر قلعہِ عظمت کو کیا عقل نے تسخیر
تدبیرِ عمل اس کی صدا ، یہ رہِ تقدیر ۴۴
یہ عدل کی انجیل ہے انصاف کی تحریر
منہاجِ نبوت ہے یہ ایقان کی تنویر
ہر وصفِ بشر میں یہ خرد سب سے حسیں ہے
ہر دور میں ہر ایک جگہ رہبرِ دیں ہے

آنکھوں میں یہ ایماں کی چمک ہے تو اسی سے
دنیا میں یہ ایقاں کی مہک ہے تو اسی سے ۳۵
گر علم کی انساں میں للک ہے تو اسی سے
یہ قلب میں ایماں کی چٹک ہے تو اسی سے
اخلاق کا قبلہ ہے یہ اسلوبِ سخن ہے
افضل ہے عبادت سے یہ ولیوں کا چلن ہے

یہ عقل و خرد کانوں میں رس علم کے گھولے
دُر حکمت و عرفان کے بڑھ بڑھ کے یہ رولے ۳۶
ہے بادِ تعقل درِ وجدان یہ کھولے
قرآنِ الٰہی کی زباں قلب سے بولے
یہ علم کی ناصر ہے یہ باطن کی جلا ہے
بیشک، دلِ مضطر کو سکوں اس سے ملا ہے

کرتی ہے خرد، جوہرِ اخلاق پہ صیقل
یہ فکر یہ نباضِ مبیں، نور کی مشعل ۳۷
یہ تحفۂ خلاقِ جہاں، نعمتِ افضل
یہ علم کی ساتھی ہے فراست سے مکلل
یہ علم و خرد لازم و ملزوم ہوئے ہیں
یہ مشک سے عرفان کی مشموم ہوئے ہیں

www.emarsiya.com

یہ شمعِ ھدیٰ کرتی ہے دشمن سے حفاظت
یہ حسنِ عمل عقل ہے شیطاں سے کراہت ۴۸
پاکیزگیِ خلق یہ چہرہ کی بشاشت
یہ قلب کو ضو دے یہی کردار کی زینت
وحدت کی ہوا ہے یہ اخوت کی پون ہے
الفت کا گلستاں ہے، محبت کا چمن ہے

انساں کا مقدر ہے یہ تقدیر کی کاتب
حکمت کا یہ مسکن ہے یہ ہے علم کی طالب ۴۹
مستودعِ ایماں ہے یہ خودداری کی حاجب
یہ خواہشِ نفسانی پہ ہر طور ہے غالب
یہ زینتِ اخلاص ہے یہ حسنِ جہاں ہے
یہ عفو کی پہچان ہے توبہ کا مکاں ہے

کردار کا خورشید ہے یہ نور کا مشکوات
یہ ڈھال ہے نسیان کی یہ قدغنِ ظلمات ۵۰
رحمان کا تحفہ ہے یہ ایمان کی سوغات
رفعت کا یہ قرآن ہے عزت کی یہ تورات
تشکیلِ اخوت میں شعورِ بے بدل ہے
مرضاتِ الٰہی کا یہ منہاجِ عمل ہے

یہ کذب کے مرحب پہ صداقت کی ہے شمشیر
بت خانۂ آذر پہ براہیم کی تکبیر ۵۱
یہ شرک پہ عزّا کے ہے قرآن کی تنویر
یہ خواہشِ نفسانی پہ اصلاح کی زنجیر
عاقل کی سواری ہے تدبر کا نشاں ہے
یہ رشد کا خامہ ہے ہدایت کی زباں ہے

یہ قلب کی بینائی ہے بیداریٔ احساس
آنکھوں کی بصارت ہے خرد قاتلِ وسواس ۵۲
یہ جوہرِ حکمت ہے یہ وجدان کا الماس
یہ حسن عمل کا ہے یہ کردار کا مقیاس
یہ جذبۂ دل، عزم سے معمور کیا ہے
اس نے رخِ ادراک کو مسحور کیا ہے

یہ قلب میں بھر دیتی ہے انوارِ طہارت
پاکیزگی افکار میں آنکھوں میں بصیرت ۵۳
یہ نغمۂ توحیدِ خدا ، سازِ ولایت
انساں کو عطا کرتی ہے اللہ کی قربت
یہ تارِ نفس سلکِ حیاتِ ابدی ہے
یہ وصف نبوت ہے یہ نورِ صمدی ہے

کردار کی خوشبو ہے یہ بینائی کی ضو ہے
دنیا میں یہ مشکواتِ حکیمانہ کی لو ہے ۵۴
یہ زمزمۂ عدل ہے انصاف کی رو ہے
یہ روحِ دل عزم کی اک فرحتِ نو ہے
یہ چہرۂ توحید ضیا بار کیا ہے
ہر ایک نبی اس نے ہی ابرار کیا ہے

یہ نورِ بصیرت ہے یہی دیں کا تکامل
یہ باغِ فراست کے لئے سوسن و سنبل ۵۵
یہ حسن ہے عظمت کا یہی جانِ تجمل
یہ سرِّ دول اور یہی رمزِ تمول
قوت ہے توانائی کی یہ فکرِ رسا میں
یہ نعمتِ عظمیٰ ہے مشیت کی عطا میں

ظاہر بھی ہے مخفی بھی ہے ثامت بھی اذاں بھی
مشرف بھی ، فضیلت کا علم بھی ہے نشاں بھی ۵۶
یہ ثقلِ بضاعت بھی ہے یہ جنسِ گراں بھی
انسان کی رفعت بھی ہے اور پیرِ مغاں بھی
یہ جوہرِ تقویٰ ہے نبوت کا حسب ہے
یہ نورِ بصیرت ہے فراست کا سبب ہے

www.emarsiya.com

ہے علم کی آنکھوں میں للک عقل و خرد سے
ہے دل میں بصیرت کی چمک عقل وخرد سے ۵۷
ہے شاخِ فضیلت میں لچک عقل وخرد سے
الطافِ الٰہی کی مہک عقل و خرد سے
یہ چشم کی بینائی ہے بیداریِ دل ہے
ہر ایک رخِ غیظ وغصب اس سے خجل ہے

اس نے کیا انسان کو نزدیک خدا سے
اس نے رکھا انساں کو بہت دور انا سے ۵۸
انسان کو بیدار کیا آبِ بقا سے
اس نے ہی جلایا دلِ مردہ کو جلا سے
مفلس کو زر و شوکت و اقبال دئے ہیں
اس عقل نے فطرس کو پر و بال دئے ہیں

مشکل میں یہ مایوس کبھی بھی نہیں ہوتی
یہ علم بشر کو کبھی دھوکہ نہیں دیتی ۵۹
یہ عزتِ انسان کو رسوا نہیں کرتی
یہ علم کو اعمال کی کشتی میں ہے کھیتی
کرتی ہے تکبر کو فنا قلبِ بشر سے
یہ حق کو دکھاتی ہے دلِ فکر و نظر سے

www.emarsiya.com

یہ جوہرِ ایقانِ بقا مخزنِ سر کا
انمول تراشا ہوا ہیرا ہے ہنر کا ۶۰
ایوان میں دل کے یہ ہے اک نورِ سحر کا
بپھرا ہوا دریائے سخن فکر و نظر کا
انسان کو رکھتی ہے بہت دور گماں سے
کرتی ہے یہی دل کو ہم آہنگ زباں سے

یہ جد و جہد عقل وخرد سے ہی رواں ہے
سجدوں کا علم ہے یہ عبادت کا نشاں ہے ۶۱
سن جتنا زیادہ ہو خرد اتنی جواں ہے
موجود وہاں علم ہے یہ عقل جہاں ہے
میزاں میں رکھا اس نے ہی ہر خیر اور شر کو
محفوظ کیا اس نے جہالت سے بشر کو

دیکھا جو اسے روئے تکبر بھی ہوا فق
یہ عالمِ ہستی کے لئے باعثِ رونق ۶۲
یہ علم ہے یہ نور ہے، انساں کے لئے حق
یہ آئی تو ہر قلبِ جہالت کو کیا شق
قوت ہے توانائی ہے یہ فکرِ رسا کی
بھرپور نشانی ہے خرد امرِ خدا کی

یہ نغمۂ جبریل ، فراست کی اذاں ہے
یہ زمزمہ کُن ہے حقیقت کا بیاں ہے ۶۳
یہ حسنِ حقیقی ہے یہ انسان کی جاں ہے
واللہ دوعالم میں یہ عظمت کا نشاں ہے
انساں کے فضائل کا یہ مقیاس بنی ہے
جو عقل کا حامل ہے وہ انسان غنی ہے

یہ فکر کی عصمت یہ تخیل کی طہارت
اس سے ہے سکوں کل کا یہی ماضی کی عبرت ۶۴
انساں کیلئے حق سے یہی باعثِ قربت
ملبوس ہے حشمت کا یہ دستارِ فضیلت
یہ حسنِ عمل، صاحبِ کردار ہوئی ہے
یہ عالمِ تخلیق کا شہکار ہوئی ہے

انسان کے قالب پہ یہ بارش ہے نظر کی
یہ علم پہ انساں کے صباحت ہے سحر کی ۶۵
یہ آبِ درخشاں ہے فضیلت کے گہر کی
یہ حسنِ حقیقی ہے نضارت ہے بشر کی
میزانِ وفا ہے یہ شجاعت دھنی ہے
عمراں کبھی زینب کبھی عباسؑ بنی ہے

www.emarsiya.com

یہ نور کا منبع بھی ہے عرفاں کی جلا بھی
یہ کوششِ انساں کا نتیجہ ہے صلا بھی ۶۶
یہ پیار و اخوت کی نشانی ہے ولا بھی
پنہاں بھی ہے نظروں سے خرد جلوہ نما بھی
دیکھیں اسے، سورج تو چراغِ سحری ہے
یہ روئے جلی، روئے جلی، روئے جلی ہے

یہ گردشِ ایامِ بھی اس سے ہی رواں ہے
یہ بانگِ نصیحت ہے رشادت کا نشاں ہے ۶۷
یہ رشد کا ایواں ہے ہدایت کا مکاں ہے
قندیل یہ حشمت کی فضیلت کا نشاں ہے
اسکے رہِ ایماں پہ رواں نقشِ قدم ہیں
اس عقل کے ننانوے ابوابِ ارم ہیں

اس عقل نے رسوائی سے انساں کو بچایا
ملبوسِ فضیلت بھی خرد نے ہی پنہایا ۶۸
دوزخ سے خرد نے حرؑ غازی کو چھڑایا
یہ عقل ہے محبوبِ خداوند کا سایا
گہوارے میں دو ٹکڑے بھی اژدر کو کیا ہے
پل نہر کا اس نے درِ خیبر کو کیا ہے

آئینہ اگر عقل تو جوہر ہیں محمدؐ
ہے آب اگر عقل تو گوہر ہیں محمدؐ ۶۹
حجت ہے یہ اللہ کے مظہر ہیں محمدؐ
اک وصف یہ اوصاف کا پیکر ہیں محمدؐ
منشورِ احد یہ ہے وہ وحدت کا نشاں ہیں
یہ علم کا مسکن ہے، وہ عرفاں کا مکاں ہیں

موتی ہے اگر عقل تو یہ اس کی کھنک ہیں
یہ گل ہے وہ خوشبو یہ کلی اور وہ چٹک ہیں ۷۰
یہ پھول ہے وہ رنگ یہ غنچہ وہ مہک ہیں
یہ شاخ وہ طوبیٰ ہیں یہ میوہ وہ لچک ہیں
یہ دل، وہ مسیحا، یہ دوا اور وہ شفا ہیں
یہ جلوہ وہ گلشن، یہ ہوا اور وہ صبا ہیں

ہے عقل اگر ضو، مہِ کامل ہیں محمدؐ
یہ کشتیِ حشمت ہے تو ساحل ہیں محمدؐ ۷۱
پہچان یہ انصاف کی، عادل ہیں محمدؐ
یہ راہ ہے عظمت کی تو منزل ہیں محمدؐ
ہے چاہتِ حق عقل تو یہ وصفِ صمد ہیں
یہ نعمتِ افضل ہے، فضیلت کی وہ حد ہیں

www.emarsiya.com

ثامت ہے اگر عقل تو گویا ہے محمدؐ
۷۲ یہ حق کی نشانی ہے تو چہرہ ہے محمدؐ
کشتی ہے اگر عقل تو دریا ہے محمدؐ
گر عالی صفت عقل تو مولا ہے محمدؐ
اعلیٰ ہے خرد اور یہ مولائے علیؑ ہے
یہ اک خبرِ خیر وہ نبیوں کا نبی ہے

یہ وصف ہے حق کا تو وہ مظہر ہے خدا کا
۷۳ یہ حسنِ فراست تو وہ منبع ہے ذکا کا
موتی ہے اگر عقل، وہ اکلیل سخا کا
یہ حق کی نشانی وہ علم صدق و صفا کا
یہ وجہِ شفاعت ہے خرد اور وہ شفیع ہیں
یہ اک صفتِ ارفع و اعلیٰ وہ رفیع ہیں

گر عقل جواہر ہے خزینہ ہیں محمدؐ
۷۴ یہ علم کا اک وصف، مدینہ ہیں محمدؐ
پتوار اگر عقل سفینہ ہیں محمدؐ
یہ جس کی چمک ہے وہ نگینہ ہیں محمدؐ
یہ علم کا مقیاس ہے وہ عقل کی حد ہیں
یہ اک صفتِ نور ہے وہ طورِ ابد ہیں

یہ نعت خالق ہے تو رحمت ہیں محمدؐ
گر جاہ و حشم عقل تو حشمت ہیں محمدؐ ۷۵
یہ ابر کرم ہے تو کرامت ہیں محمدؐ
یہ راہِ ہدایت تو رشادت ہیں محمدؐ
یہ حسنِ فراست تو وہ منبع ہیں وفا کا
یہ وصف ہے اللہ کا وہ نفسِ خدا کا

اے عقل جھکا سر کو کہ اب جائے ادب ہے
یہ ختمِ رسل خلقتِ عالم کا سبب ہے ۷۶
برہانِ وجودِ صمد و آیتِ رب ہے
شایان، ثنا احمدؐ مرسل کی یہ کب ہے
اس جا پہ لبِ برگِ ثنا لال ہوا ہے
سجدہ میں فضیلت ہے خم اقبال ہوا ہے

آنکھیں ہیں محمدؐ کی کہ والنجم کے تارے
نظروں میں درخشاں ہیں ضحاہا کے اشارے ۷۷
مشاطۂ والفجر، تری زلف سنوارے
ظاہر ترے پیکر میں ہیں قرآں کے نظارے
تو نغمۂ جبریلؑ، بصیرت کا نشاں ہے
قرآن ہے ثامت تو مشیت کی زباں ہے

www.emarsiya.com

یہ کلک ثنا میرا ہے سودائے محمدؐ
یہ کاہکشاں نقشِ کفِ پائے محمدؐ ۷۸
ہے شوقِ خدا دیدِ سراپائے محمدؐ
خود ایزدِ باری بھی ہے شیدائے محمدؐ
یہ ایک حقیقت ہے وہ حق گوئی میں یکتا
یہ جانِ عبادت وہ جبیں سائی میں یکتا

انسان کو بخشا ہے شرف خلقِ مبیں سے
ضوبار کئے قلب و جگر حسنِ یقیں سے ۷۹
قرآنِ عمل میں یہ چمک نورِ جبیں سے
توحیدِ خداوند کی تزئیں ہے انھیں سے
دنیا تری محتاج، تو یکتائے غنی ہے
رب کی ترے کردار سے تصویر بنی ہے

اس جیسا بشر چشمِ فلک نے نہیں دیکھا
خورشید یہ ایسا جو چمک نے نہیں دیکھا ۸۰
اس جیسا گلِ تازہ مہک نے نہیں دیکھا
پھل ایسا جو شاخوں کی لچک نے نہیں دیکھا
کونین ہے گر جزو تو اس جزو کا کل ہے
تو گلشنِ توحیدِ خداوند کا گل ہے

قرآنِ الٰہی کی ہے یہ آیتِ محکم
تخلیقِ خداوندِ دو عالم کے یہ محرم ۸۱
یہ مہرِ عرب ، ماہِ عجم ، سرورِ عالم
ہے جوہرِ اوصافِ خدا امجد و اکرم
آوازِ الستُ یہی مصداقِ بلیٰ ہیں
یہ نوعِ بشر کے لئے فیضانِ خدا ہیں

صدقہ ہے حشم جس پہ وہ حشمت ہیں محمدؐ
جس پر ہے فدا علم وہ حکمت ہیں محمدؐ ۸۲
قرباں ہے فلک جس پہ وہ رفعت ہیں محمدؐ
حیراں ہے خرد جس پہ وہ عظمت ہیں محمدؐ
جو بلبلِ سدرہ ہے غزلخوان ہے ان کا
حد یہ ہے کہ قرآں بھی ثنا خوان ہے انکا

فیضانِ خداوند یہ انسان کی دولت
توحید کی خوشبو ، چمنِ دیں کی نضارت ۸۳
یہ عظمتِ سجدہ ہیں یہی جانِ عبادت
یہ مرکزِ ایثار و کرم منبعِ رحمت
ملجا ہے ارامل کا یہ ولیوں کا ولی ہے
یہ نازشِ بطحا ہے یہ فخرِ مدنی ہے

www.emarsiya.com

انساں نے انھیں سے شرفِ خلق ہے پایا
عالم میں خدا نے انھیں محبوب بنایا ۸۴
معراج پہ اللہ نے قریں اپنے بلایا
ہیں نورِ خداوند یہ اللہ کا سایا
قدرت کا ارادہ ہیں قضا اور قدر پر
رحمت کی یہ چادر ہیں گنہگاروں کے سر پر

فخرِ صفتِ خلق ہیں یہ نازشِ معراج
یہ راہِ ہدایت ہیں رشادت کے یہ منہاج ۸۵
خاتم یہ نبوت کے ولایت کے یہ سرتاج
انفاسِ نبی نغمۂ جبریل کی امواج
تا حشر یہ اخلاق کا میزان انھیں کا
قرآن کی تاویل پہ احسان انھیں کا

اوصاف میں اک انجمن آرا ہیں محمدؐ
اور عقل کی فطرت کا اشارا ہیں محمدؐ ۸۶
امی ہیں مگر عقل کا دھارا ہیں محمدؐ
تغیانیِ ظلمت میں کنارا ہیں محمدؐ
توحید سے ہر مردہ ضمیر اس نے جلایا
وحشی کو بھی ایثار سے انسان بنایا

یہ حکمت و وجدان کا قرآنِ جلی ہے
یہ مخزنِ تخلیق کا اک رمزِ خفی ہے ۸۷
مشکل بھی ہر اک اسکے اشارے سے ٹلی ہے
دنیا میں یہ رحمت کی ہوا اس سے چلی ہے
ذہنِ بشری قید سے آزاد کیا ہے
ہر اک دلِ شر امن سے آباد کیا ہے

یہ عرشِ معلیٰ ہے کہ ایوانِ محمدؐ
ہر ایک ملک فخر سے دربانِ محمدؐ ۸۸
یہ بزمِ الستُ ہے کہ ایوانِ محمدؐ
جو شان ہے خالق کی وہی شانِ محمدؐ
یہ نورِ علیٰ ،اولِ تخلیقِ خدا تھا
اس نام کو ان کے لئے محفوظ رکھا تھا

قندیل تو توحید کی ،مصباحِ نبوت
کردار میں تیرے ہے عیاں رنگِ صباحت ۸۹
ہے تیری ہی ، خورشید میں تابانیٔ فطرت
ظاہر ہے ترے خلق سے انوار ملاحت
تخلیق تری ، رونقِ ہستی کا نشاں ہے
حقا کہ ترے نور سے روشن یہ جہاں ہے

www.emarsiya.com

تو اولیں تخلیق ہے تو اشرفِ خلقت
تو نوعِ بشر کے لئے آئینِ عدالت ۹۰
الفت کا گلستان ہے تو باغِ محبت
تو عقلِ مجسم ہے تو انساں کی فضیلت
تمثیل بشر اسکے لئے سوئے ادب ہے
قدرت کی زباں پر یہ حبیب اسکا لقب ہے

ہمتا ترا اس عالمِ امکاں میں نہیں ہے
تو حسن کا منبع نہ کوئی تجھ سا حسیں ہے ۹۱
صناعیِ رب میں نہ کوئی تجھ سا نگیں ہے
اللہ کے اوصاف کا مصداقِ مبیں ہے
ادنیٰ سی صفت ان کی یہ اتمامِ خرد ہے
حکمت کا یہ زینہ ہے تو وجدان کی حد ہے

مدحت میں ہیں قرآن کی آیاتِ حمیدہ
یہ بہرِ بشر خلق و مروت کا صحیفہ ۹۲
خالق کا سخن ان کی زباں لہجہ اوہا
الحمد سے والناس ہے بس ان کا قصیدہ
کس وصف کی اوصافِ محمدؐ میں کمی ہے
بس وحدتِ حق انکے فضائل سے بچی ہے

یہ عرشِ معلیٰ تری عظمت کا منارہ
تو علم کا دریائے رواں نور کا دھارا ۹۳
تو خالقِ یزداں کے فضائل کا ادارہ
دیکھیں تجھے موسیٰؑ تو ہوں بیہوش دوبارا
یہ حق کا ولی تاجِ طہارت کا گہر ہے
عالم میں مشیت کا یہی نورِ نظر ہے

دامانِ حقیقت میں چمکتا ہوا گوہر
حکمت کا یہی نور، یہی علم کا زیور ۹۴
یہ خالقِ یزداں کی عنایات کا مظہر
یہ سیدِ کونین، دو عالم کے ہیں سرور
فردوس بریں ان کی محبت کا صلہ ہے
اور سرد جہنم کو محمدؐ نے کیا ہے

تفکیر کا در کھولا جہالت کو مٹایا
انسان کو حکمت کا سبق اس نے پڑھایا ۹۵
میزان حق و باطل کو دیا، علم سکھایا
ذہنِ دلِ انساں میں حقائق کو سجایا
انسان کا لغزش سے قدم دور کیا ہے
اس نے دلِ انساں صحنِ طور کیا ہے

ہر گنگ بشر، صاحبِ گفتار کیا ہے
ہر قلبِ انا مصر کا بازار کیا ہے ۹۶
نفرت کو مئے عشق سے سرشار کیا ہے
سوتے ہوئے اقلاب کو بیدار کیا ہے
مغلوب کیا خیر کی تلوار سے شر کو
قرآن کا تحفہ دیا ہر فکر و نظر کو

یہ صاحبِ افلاک ہے پر خاک نشیں ہے
ہر جوہرِ خلاقِ دو عالم کا امیں ہے ۹۷
ہر فعل میں ہر گام پہ قرآنِ مبیں ہے
دنیا میں یہ اوصافِ الٰہی کے قریں ہے
طاہا ہے یہ یٰسین ہے، محبوبِ خدا کا
طالب بھی ہے مطلوب بھی یہ ربِ علیٰ کا

ہر ان کی نظر آیتِ توریتِ وفا ہے
ہر وصفِ محمدؐ ہے کہ اوصافِ خدا ہے ۹۸
اور نطقِ مشیت میں لقب ان کا طٰہٰ ہے
یہ حریتِ ذہنِ بشر ان کی عطا ہے
عزت سے غلاموں کو سرافراز کیا ہے
قزاقوں کو ایثار کا جاں باز کیا ہے

www.emarsiya.com

یہ نورِ جہاں چہرہ خالق کی جلا ہیں
ہیں شمعِ حرم، بابِ بقا کی یہ ضیا ہیں ۹۹
انجیل کی مدحت ہیں یہ قرآں کی ثنا ہیں
یہ نفسِ خدا ، نفسِ خدا ، نفسِ خدا ہیں
شاہد بھی ہیں مشہود بھی تخلیقِ خدا کے
حامد بھی ہیں محمود بھی یہ ربِ علیٰ کے

ہر اوجِ فضیلت نے بھی مجرا کیا ان کو
ہر حکمت و عرفان نے سجدہ کیا ان کو ۱۰۰
اللہ نے رحمت کبھی طاہا کہا ان کو
ہر اک صفتِ رب نے بھی زیبا کیا انکو
یہ محسنِ انسانیت و عقدہ کشا ہیں
یہ ابر ہیں اکرام کا رحمت کی گھٹا ہیں

یہ علم کا کوثر ہے یہ حکمت کا مدینہ
محور ہے یہ ایمان کا عرفاں کا خزینہ ۱۰۱
کشتی ہے یہ ایماں کی معارف کا سفینہ
توحید کی منزل ہے یہ ایمان کا زینہ
اٹھتی ہوئی آنکھوں کی نظر صبح ازل ہے
فردوسِ بریں ان کی قدم بوسی کا پھل ہے

www.emarsiya.com

دارائے سخاوت ہیں خداوند وفا کے
یعقوبِ ضیا، نازشِ یوسف ہیں حیا کے ۱۰۲
سچائی کے موسیٰ ہیں براہیم صفا کے
اسرار خزینہ ہیں یہ اوصافِ خدا کے
خود ناز سخاوت کو ہے یہ ایسا سخی ہے
معراج کو اس نام سے معراج ملی ہے

سورج نے تیرے نام سے پائی ہے حرارت
یہ رونقِ ہستی ہے ترے حق کی بدولت ۱۰۳
تو قرأت عظمت ہے تو ہی سجدہ شوکت
ہے تیری محبت سے ہی مقبول عبادت
یہ سجدہ خالق تری میزاں میں تلا ہے
ہر بابِ جناں تیری مودت سے کھلا ہے

قرباں رخِ احمد پہ ضیائے مہِ کامل
یہ نطقِ الٰہی میں ہیں تعریف کے قابل ۱۰۴
عالم میں ہے یکتائی قدرت انھیں حاصل
تکمیل میں انسان کی یہ آخری منزل
تاریخِ محبت میں ترا نام جلی ہے
ضوبار ترے علم کی اک بارہ دری ہے

ان کے رخِ پرنور کی عالم میں ضیا ہے
ہر ان کی نظر شمعِ مشیت کی جلا ہے ۱۰۵
جو انکی رضا ہے وہی قدرت کی رضا ہے
اک قصر ارم ان کی محبت کا صلہ ہے
یہ دستِ کرم، حق کا بھرم، شمعِ حرم ہے
یہ شانِ وفا، آنِ سخا، نازِ ارم ہے

آئینۂ تصویرِ خدا وندِ علیٰ ہیں
عالم میں یہ قرآنِ خلائق کی ضیا ہیں ۱۰۶
دنیا میں یہی ذریعۂ احقاقِ خدا ہیں
یہ مخزنِ توحید کا درِ بے بہا ہیں
کردار میں عظمت کا نیا راگ سنایا
اس گیتیِ ظلمت پہ درِ علم بنایا

یہ مالکِ فردوسِ بریں شافعِ محشر
یہ عالمِ قرآنِ مبیں، حکمتِ داور ۱۰۷
یہ تاجِ مشیت کا نگیں عدل کا گوہر
اللہ کے یہ سب سے قریں صاحبِ کوثر
ہر ان کا عدو حشر تک ابتر ہے جہاں میں
اور نسلِ نبی نعمتِ کوثر ہے جہاں میں

www.emarsiya.com

یہ علم کی تکمیل ہے اور عقل کی حد ہیں
دنیا میں یہ آیاتِ الٰہی کی سند ہیں ۱۰۸
یہ نورِ خدا، نورِ ازل، نورِ ابد ہیں
یہ نازشِ حق جانِ خدا روحِ صمد ہیں
یہ یوسفِ کردار کا اک درِ ثمیں ہے
عیسیٰؑ کی مسیحائی کی برہانِ مبیں ہے

والشمس کا پیکر ہے تو والفجر سراپا
والنجم ہیں آنکھیں، ترا چہرہ ہے ضحاھا ۱۰۹
دنیا میں تو یٰسین و مزمل کبھی طاہا
تو احمدِ مرسل کبھی اللہ کا سایا
چہرہ ہے کبھی نفس ہے برہان خدا کا
ذریعہ ہے تو ہی معرفتِ ربِ علیٰ کا

یہ عقل کی حد اور یہی عقلِ مکمل
اور قلب پہ عاقل کے یہی عقل کا بادل ۱۱۰
قندیلِ خرد اور یہ دل عقل پہ مشعل
وجداں میں تکامل ہے یہ عرفان میں اکمل
خاتونِ جناں بیٹی علیؑ معجزہ اس کا
حسنینؑ کا ہر درسِ عمل راستہ اس کا

تاویل ہیں کن کی یہی مقصودِ خدا ہیں
فیضان ہیں خالق کا یہ رحمت کی گھٹا ہیں ۱۱۱
یہ عقل کی تکمیل ہیں عرفاں کی ضیا ہیں
سر تا بقدم زمزمہ موجِ عطا ہیں
ماوائے ارامل ہیں یتیموں کی سپر ہیں
مشکل میں یہ ملجا ہیں، مددگارِ بشر ہیں

یہ چہرۂ خالق ہے، یہی نفسِ الٰہی
آنکھیں ہیں مشیت کی نظر، عرش نگا ہی ۱۱۲
ہے خاک نشیں رکھتے ہیں یہ فقر میں شاہی
دیتا ہے خدا اس کی طہارت کی گواہی
عظمت کا یہ واللہ مہِ عرشِ بریں ہے
یہ آیۂ تطہیر کا مصداقِ مبیں ہے

یہ شافعِ محشر ہیں یہ رحمت کی صبا ہیں
اللہ کی پہچان ہیں، خالق کی رضا ہیں ۱۱۳
ہر اک مرضِ روح کی انساں کے دوا ہیں
بے حد ہیں فضائل تو مصائب بھی سوا ہیں
ہر گام پہ یہ راہِ مصیبت میں پڑے تھے
سو تیرِ ستم قلب پہ احمدؐ کے گڑے تھے

www.emarsiya.com

تھے در پہ آزار ہر اک سمت سے اظلم
ہر آن عدو کرتے تھے زخمی دلِ خاتم ۱۱۴
سر تا بقدم خون میں بھر جاتے تھے پیہم
کرتے تھے دعا بہرِ امم سیدِ عالم
ہر آن مصیبت میں گرفتار تھے سرور
امت کیلئے اس پہ بھی غم خوار تھے سرور

تھے بطن میں مادر کے کہ والد کو بھی کھویا
بچپن ہی تھا مادر کو پیامِ اجل آیا ۱۱۵
جب آٹھ برس سن تھا کہ دادا کو نہ پایا
پھر امرِ خدا سے ملا عمرانؑ کا سایا
بعثت جو ہوئی رنج و الم اور بڑھے تھے
یہ ظلم کسی اور نبی پر نہ ہوئے تھے

ہر گام ستاتے تھے محمدؐ کو ستم گر
زوجہ بھی گئیں سوئے عدم ہائے مقدر ۱۱۶
پھر اٹھ گیا عمرانؑ کا سایا جو تھا سر پر
کوئی نہ مددگار رہا اور نہ یاور
ہجرت بھی وطن سے سببِ رنج و الم تھا
سر تا بقدم غم میں شہنشاہِ امم تھا

اک آن سکوں پھر بھی مدینہ میں نہ پایا
کس طرح عبیدہؑ کی شہادت نے رلایا ۱۱۷
آنکھوں سے لہو موت پہ حمزہؑ کی بہایا
ہندہ نے جو حمزہؑ کے کلیجہ کو چبایا
یہ گوش فلک نے نہ کبھی ظلم سنا تھا
کس طرح سے جعفرؑ کیلئے صبر کیا تھا

امت کے لئے روتے تھے ہر آں شہِ کونین
پھر ہوئیگا ضعف بدن تپ سے تھے بےچین ۱۱۸
ٹک تکتے تھے پیروں کے قریں بیٹھے تھے حسنینؑ
آنکھوں سے لہو روکے یہ زہرؑاء نے کئے بین
تنہائی کا غم میری لئے جاتے ہو بابا
حسنینؑ کو بے آس کئے جاتے ہو بابا

حیدرؑ کا تھا نالا مرے غم خوار برادر
بیووں کا سہارا ہو سکونِ دلِ مضطر ۱۱۹
بعد آپ کے جینا مرا ہو جائیگا دوبھر
باندھیں گے گلے میں مرے رسی یہ ستمگر
دروازہ جلائیں گے یہ زہراؑ کا ستم سے
اور باغِ فدک ظلم سے چھن جائیگا ہم سے

www.emarsiya.com

ہو جائیں گے حسنینؑ مصائب میں گرفتار
جھٹائیں گے زہراءؑ کو عدو برسرِ دربار ۱۲۰
درِ زہراءؑ کے پہلو پہ گرائیں گے ستم گار
محسنؑ سے بھی معصوم کو مارینگے یہ اشرار
اک بیٹی کا بابا پہ بکا بند کریں گے
ہر سمت سے عترت پہ ستم ہوتے رہیں گے

اب روک لے خامہ کو نہیں صبر کا یارا
سلطان جناں جاتا ہے محبوب ہمارا ۱۲۱
دنیا میں رہا کون یتیموں کا سہارا
صدقہ میں اسی کے دے ہمیں علم خدارا
خامہ کو ملے میرے چمک نورِ ازل سے
ہو اجر رسالت کا ادا حسنِ عمل سے

☆ ☆ ☆